تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ
مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ق
33 ع 5 1 وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا
شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾

(253) اے نبی (ﷺ)! وہ رسول جن کا ذکر ہم نے آپ سے کیا ہے، ہم نے انھیں ایک دوسرے پر وحی، پیروکاروں اور درجات میں فضیلت دی ہے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا، جیسے موسیٰ علیہ السلام اور ان میں سے بعض کو اونچے درجات میں بلند فرمایا، جیسے محمد رسول اللہ ﷺ کہ آپ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا، آپ کے ذریعے سے سلسلۂ نبوت کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا اور آپ کی امت کو دیگر امتوں پر فضیلت دی گئی۔ ہم نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو واضح معجزات عطا کیے جو ان کی نبوت پر دلالت کرنے والے تھے، جیسے مُردوں کو زندہ کرنا، پیدائشی اندھے اور پھلبہری والے کو تندرست کرنا، نیز اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور انجام دہی کے لیے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے انھیں تقویت دی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان رسولوں کے بعد آنے والے لوگ جن کے پاس واضح نشانیاں بھی آئیں، آپس میں نہ لڑتے لیکن انھوں نے اختلاف کیا اور گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ اللہ پر ایمان لائے اور کچھ نے کفر کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں تو یہ نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ وہی کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت اور فضل و احسان سے ایمان کی توفیق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے عدل و حکمت سے گمراہ کرتا ہے۔ (254) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! ہم نے تمھیں جو مختلف قسم کا حلال مال عطا کیا ہے، اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ قیامت آجائے۔ تب اس دن کوئی خرید و فروخت نہ ہوگی جس سے انسان نفع کما سکے اور نہ کوئی دوستی ہوگی جو اس مشکل وقت میں اسے نفع دے اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جو مصیبت ٹالے یا نفع پہنچائے، مگر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بعد، وہ بھی جس کے لیے وہ چاہے گا اور جس سے راضی ہوگا۔ اور کافر ہی اصل ظالم ہیں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ہے۔ (255) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ وہ اکیلا ہی معبود برحق ہے۔ وہ حیّ (زندہ) ہے اور اس کی زندگی ایسی کامل ہے جس میں موت اور نقص کا کوئی تصور نہیں۔ وہ ایسا قیوم ہے جو بذات خود قائم ہے اور اپنی تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے اور تمام مخلوقات اسی کے سہارے پر قائم ہیں جو اپنی کسی حالت میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتیں۔ اس کے کمالِ حیات و قیومیت کی وجہ سے اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے، اس اکیلے کی ملکیت ہے۔ اس کے حضور اس کی اجازت و رضا کے بغیر کوئی کسی کی سفارش کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ مخلوق کے جو امور پہلے انجام پا چکے اور واقع ہو گئے ہیں، وہ انھیں جانتا ہے اور جو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے ہیں، انھیں بھی جانتا ہے۔ مخلوق اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتی، سوائے اس کے جو انھیں وہ خود بتا دے۔ اس کی کرسی نے آسمان و زمین کی وسعت اور بڑائی کے باوجود ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور کرسی رب تعالیٰ کے دو مبارک قدموں کی جگہ ہے۔ زمین و آسمان کی حفاظت اسے تھکاتی ہے نہ اس پر گراں گزرتی ہے۔ وہ اپنی ذات، شان اور غلبے میں بلند و بالا ہے۔ وہ اپنی بادشاہت و سلطنت میں عظیم ہے۔ (256) دینِ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کسی کو مجبور نہ کیا جائے کیونکہ یہ ایسا واضح سچا دین ہے کہ اس پر کسی کو مجبور کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہدایت گمراہی سے بالکل نمایاں ہو چکی ہے، چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا پوجے جانے والے تمام معبودوں کا انکار کر کے ان سے براءت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ وحدہ لا شریک پر ایمان لاتا ہے تو اس نے دین کا ایسا مضبوط سہارا پکڑ لیا ہے جو روزِ قیامت نجات دلانے تک نہیں ٹوٹے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اقوال کو خوب سننے والا اور ان کے افعال کو خوب جاننے والا ہے اور اس پر انھیں ضرور بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے علم اور حکمت سے انبیاء و رسل علیہم السلام کے درمیان فوقیت و فضیلت رکھی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے لیے صفتِ کلام کا اثبات کہ وہ اپنے شایانِ شان کلام فرماتا ہے اور اس نے اپنے بعض رسولوں سے کلام کیا ہے، جیسے موسیٰ علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ۔ ❀ ایمان و ہدایت اور کفر و ضلالت، یہ سب اللہ تعالیٰ کی مرضی اور تقدیر کے تابع ہیں۔ کامل و اکمل حکمت اسی کی ہے۔ اگر وہ چاہتا تو ساری مخلوق کو ہدایت سے نواز دیتا۔ ❀ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے عظیم آیت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور دیگر صفات کے بیان پر مشتمل ہے۔ ❀ اسلام قبول کرنے اور اس میں داخل ہونے کے لیے رضامندی ضروری ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے وابستگی دنیا میں سعادت مندی اور آخرت میں کامیابی کا سب سے عظیم ذریعہ ہے۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ ع — 34 ع 4 2
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ
الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا — وقف لازم
اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ ﴿٢٥٨﴾ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ
هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ
قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ
عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ
اِلٰى حِمَارِكَ ۫ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى
الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ
لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٥٩﴾

(257) اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا والی، کارساز اور دوست ہے۔ وہ انھیں کفر و جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و ایمان کے نور کی توفیق دیتا اور ان کی خاص نصرت و تائید فرماتا ہے، جبکہ کافروں کے دوست من گھڑت شریک اور بت ہیں جنھوں نے ان کے لیے کفر کو خوش نما بنا دیا اور انھیں ایمان و علم کی روشنی سے نکال کر کفر و جہالت کی تاریکیوں میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہی لوگ آگ والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کا ذکر کیا تو ان کی دو مثالیں بھی بیان فرمائیں۔

(258) اے نبی (ﷺ)! کیا آپ نے اس انتہائی سرکش کی جرأت سے زیادہ عجیب کوئی حرکت دیکھی ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور توحید کے بارے میں جھگڑا کیا۔ یہ جھگڑا اس نے اس لیے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بادشاہت عطا کی تو وہ سرکش ہو گیا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے سامنے اپنے رب کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا: میرا رب وہ ہے جو مخلوقات کو زندگی دیتا اور انھیں موت دیتا ہے۔ اس سرکش نے دشمنی میں آکر کہا: میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں کہ جسے چاہوں قتل کر دوں اور جسے چاہوں معاف کر دوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے سامنے ایک دوسری اور بڑی دلیل پیش کی اور کہا: میرا رب، جس کی میں عبادت کرتا ہوں، سورج کو مشرق کی سمت سے طلوع کرتا ہے، تو اسے مغرب کی سمت سے نکال کر دکھا۔ اب اس سرکش کے پاس حیرت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، اس کی بولتی بند ہو گئی۔ مضبوط دلیل کے سامنے وہ لاجواب ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ان کے ظلم اور سرکشی کی وجہ سے اپنی راہ پر چلنے کی توفیق نہیں دیتا۔

(259) اور کیا آپ نے اس شخص جیسا کوئی دیکھا ہے جو ایک زمین بوس بستی کے پاس سے گزرا جس کی دیواریں تک گر چکی تھیں اور وہاں کے رہائشی مر چکے تھے اور وہ بستی وحشت و ویرانی کا منظر پیش کر رہی تھی۔ اس آدمی نے حیران ہو کر کہا: اللہ تعالیٰ اس بستی کی ویرانی کے بعد یہاں کے باشندوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ چنانچہ اللہ نے اسے سو سال کے لیے موت دے دی، پھر اسے زندہ کر کے پوچھا: تو کتنی دیر یہاں مرا پڑا رہا؟ اس نے جواب دیا: میں یہاں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ پڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بلکہ تو پورے سو سال تک مردہ حالت میں پڑا رہا ہے۔ تیرے پاس جو کھانا پینا تھا اسے دیکھ کہ ابھی تک وہ پہلے والی حالت میں ہے، وہ خراب نہیں ہوا، حالانکہ کھانے پینے والی چیزیں بہت جلد خراب ہو جاتی ہیں، اور اپنے مرے ہوئے گدھے کو دیکھ اور ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی بنانا چاہتے ہیں جو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرتِ الٰہی پر دلالت کرتی ہو۔ اپنے گدھے کی ہڈیاں دیکھ کہ کس طرح دور دور تک بکھری پڑی ہیں، ہم انھیں کیسے اٹھا کر ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے ہیں، پھر اس کے بعد ان پر گوشت چڑھاتے اور ان میں دوبارہ زندگی لوٹاتے ہیں، چنانچہ جب اس نے یہ سارا ماجرا دیکھا تو اس پر حقیقت واضح ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اسے اچھی طرح علم ہو گیا۔ تب اس نے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: مجھے علم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

فوائد: ❀ اہلِ ایمان کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کافروں کے برخلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے تمام دینی اور دنیاوی معاملات میں ہدایت و بصیرت پر ہوتے ہیں۔
- ❀ سرکشی اور تکبر کا سب سے بڑا سبب اقتدار اور طاقت کا نشہ ہے حتیٰ کہ آدمی حقیقتِ حال سے بھی اندھا ہو جاتا ہے۔
- ❀ حق کو واضح کرنے کے لیے اہلِ باطل سے مناظرہ کرنا اور ان کی گمراہی کا پردہ چاک کرنا مسنون امر ہے۔
- ❀ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا بیان کہ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، مردوں کو زندہ کرنا بھی اس کی عظیم قدرت میں سے ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ
تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً
مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ
جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
35 ع 3 3 حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ
وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا
مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ
يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ
رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

260 اے نبی (ﷺ)! ذکر کریں اس وقت کا جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! مجھے میری آنکھوں سے دکھا کہ مُردوں کو کیسے زندہ کیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم اس امر پر ایمان ویقین نہیں رکھتے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں، میں تو ایمان لا چکا ہوں لیکن مزید دلی اطمینان چاہتا ہوں۔ تب اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا: چار پرندے لو اور انھیں اپنے ساتھ مانوس کرو، پھر ان کو ذبح کر کے ٹکڑے کر لو، پھر اپنے آس پاس کے پہاڑوں میں سے ہر ایک پر وہ ٹکڑے تھوڑے تھوڑے رکھ دو، پھر انھیں بلاؤ تو وہ زندہ ہو کر دوڑتے ہوئے تمھارے پاس آئیں گے۔ اور جان لو اے ابراہیم! بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب اور اپنے حکم، شریعت اور تخلیق میں کمال حکمت والا ہے۔

261 ان اہلِ ایمان کے ثواب کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اس دانے کی طرح ہے جسے کاشت کار زرخیز زمین میں ڈالتا ہے تو اس سے (اُگے ہوئے پودے کی) سات بالیاں نکلتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں۔ اہلِ ایمان کا ثواب بھی اس کے بقدر ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کے لیے چاہتا ہے، ثواب مزید بڑھا دیتا ہے اور انھیں بغیر حساب کے اجر عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسیع فضل اور عطا والا ہے، وہ خوب جاننے والا ہے کہ کون کئی گنا ثواب کا مستحق ہے۔

262 وہ لوگ جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد زبانی یا عملی طور پر لوگوں پر احسان جتلا کر اپنا ثواب ضائع نہیں کرتے، ان کا ثواب ان کے رب کے ہاں محفوظ ہے۔ انھیں مستقبل میں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ گزرے ہوئے دنوں پر غم زدہ ہوں گے کیونکہ وہاں انھیں عظیم انعامات سے نوازا جائے گا۔

263 عمدہ اور خوبصورت بات جس سے کسی مومن کو دلی خوشی ملے اور اس شخص سے درگزر کرنا جو آپ سے برا سلوک کرے، یہ دونوں کام اس صدقے سے بہتر ہیں جس کے بعد صدقہ کیے جانے والے کو احسان جتلا کر اذیت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے نیاز ہے، بہت بردبار ہے، انھیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔

264 اے اللہ پر ایمان رکھنے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! اپنے صدقات کا ثواب صدقہ کیے گئے شخص پر احسان جتلا کر اور اسے اذیت دے کر ضائع مت کرو۔ جو ایسے کرے، اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو لوگوں کو دکھانے اور ان سے داد لینے کی نیت سے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور وہ کافر ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ یوم آخرت پر اور نہ اسے ثواب وعذاب سے کوئی غرض ہے، چنانچہ اس کی مثال اس ملائم پتھر کی طرح ہے جس پر مٹی کی تہ جمی ہو۔ اس پتھر پر زوردار بارش برسے جو پتھر سے مٹی دھو کر اسے بالکل صاف ستھرا کر دے۔ بالکل اسی طرح ریاکاری کرنے والے کے اعمال اور خرچ کیے ہوئے اموال کا ثواب جاتا رہتا ہے اور اللہ کے ہاں اس میں سے کچھ نہیں بچتا۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسے کام کرنے کی توفیق نہیں دیتا جن سے وہ راضی ہو اور ایسے اعمال ونفقات کرنے کی بھی توفیق نہیں دیتا جو ان کے لیے نفع بخش ہوں۔

فوائد: ❀ اللہ پر ایمان کے مراتب اور اس پر یقین کی منازل کے مختلف درجے ہیں جن کی کوئی حد نہیں۔ بندہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کی شرعی اور کائناتی نشانیوں میں غور وفکر بڑھاتا ہے، اس کا ایمان اور یقین مزید بڑھتا رہتا ہے۔

❀ مخلوق کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت اور کمال عظمت کی واضح دلیل ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑی فضیلت ہے اور اس پر عظیم ثواب حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ اس میں نیک نیتی ہو اور اس میں اذیت دینے اور احسان جتلانے کے جراثیم نہ ہوں جو کہ عمل کو ضائع کر دینے والے ہیں۔

❀ آدمی لوگوں کے سامنے جو بہترین تحفہ پیش کر سکتا ہے، وہ قول وفعل کے ساتھ حسن اخلاق کا مظاہرہ اور برائی کرنے والے سے درگزر کرنا ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ
تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ
اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ
اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ
يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾
يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾

36 ع 4

(265) ان اہلِ ایمان کی مثال جو اپنے مال اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اللہ کے وعدوں کی سچائی پر یقین رکھتے ہوئے بغیر کسی زبردستی و مجبوری کے دلی اطمینان سے خرچ کرتے ہیں، اس باغ کے مانند ہے جو بلند اور عمدہ جگہ پر ہے جس پر تیز بارش برسی تو اس نے دگنا پھل دیا اور اگر زوردار بارش نہ برسی تو معمولی ہلکی پھلکی بارش بھی زمین کی زرخیزی کی وجہ سے اسے کافی ہوگئی۔ بالکل اسی طرح مخلص بندوں کی خرچ کردہ چیزیں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا اور ان کا اجر دوگنا کرتا ہے، خواہ وہ صدقہ تھوڑا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال دیکھ رہا ہے، اس پر مخلص بندوں اور ریاکاروں کا حال پوشیدہ نہیں، وہ ہر ایک کو اس کے استحقاق کے حساب سے بدلہ دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی جس میں ریاکاری سے خرچ کرنے والے کا نقشہ کھینچا اور فرمایا:

(266) کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس میں میٹھے پانی کی نہریں بہ رہی ہوں اور اس میں انواع و اقسام کے نہایت عمدہ پھل ہوں اور باغ والا اتنا بوڑھا ہو چکا ہو کہ کام کرنے اور کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اس کے بچے بھی چھوٹے اور کمزور ہوں جو کام نہ کر سکتے ہوں (ان سب کا گزر بسر اسی باغ پر ہو)، اچانک شدید آندھی آئے جس میں بجلی ہو، وہ اس کے سارے باغ کو جلا کر رکھ دے جبکہ وہ اپنے بڑھاپے اور اولاد کی کمزوری کے باعث اس کا بہت زیادہ ضرورت مند ہو۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے اپنا مال خرچ کرنے والے کا حال بھی بالکل اسی طرح ہوگا۔ وہ روزِ قیامت بغیر نیکیوں کے اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا، حالانکہ اس وقت اسے نیکیوں کی بہت زیادہ ضرورت ہوگی۔ اس جیسی مثالوں سے اللہ تعالیٰ تمھیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ تمھارے لیے دنیا و آخرت میں کیا چیز فائدہ مند ہے تاکہ تم اس کے بارے میں غور و فکر کرو۔

(267) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! اپنے اس حلال اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرو جسے تم نے کمایا ہے اور اس میں سے بھی خرچ کرو جو زمین کی پیداوار ہم نے تمھارے لیے پیدا کی ہے۔ اس میں سے ردی قسم کا مال ارادتاً اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو کہ اگر وہی تمھیں دیا جائے تو تم ہرگز اسے نہ لو، الا یہ کہ اسے قبول کرتے ہوئے تم چشم پوشی کر لو۔ جو تم اپنے لیے پسند نہیں کرتے، وہ اللہ کے لیے کیسے پسند کرتے ہو؟! جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے صدقات سے بے نیاز ہے۔ وہ اپنی ذات اور افعال میں قابلِ تعریف ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پاکیزہ مال خرچ کرنے کا حکم دیا تو شیطان کے وسوسوں اور اس کی چالوں سے بھی خبردار کیا۔ فرمایا:

(268) شیطان تمھیں فقر سے ڈراتا ہے، بخل کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور گناہوں اور نافرمانیوں کے ارتکاب کی دعوت دیتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے تمھارے گناہوں کی عظیم بخشش کا اور وسیع رزق کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا اور اپنے بندوں کے حالات خوب جاننے والا ہے۔

(269) اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے سیدھی بات اور درست عمل کی توفیق عطا کرتا ہے اور جسے یہ نصیب ہو جائے، بلاشبہ اسے خیر عطا کر دی گئی اور اللہ کی آیات سے نصیحت صرف وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جن کی عقلیں ربانی نور و ہدایت سے روشن اور کامل ہوتی ہیں۔

فوائد: ❀ سچے مومن اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور ثواب پر پختہ یقین رکھنے والے ہیں، اس لیے وہ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں بلا خوف و خطر خرچ کرتے ہیں اور شیطانی وسوسوں کی طرف دھیان نہیں کرتے جیسا کہ وہ ڈراتا ہے کہ خرچ کرنے سے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جاؤ گے اور اپنی ضروریات کہاں سے پوری کرو گے۔

❀ اخلاص، اعمال میں برکت پیدا کرنے والی اور انھیں بڑھانے والی سب سے بڑی اور عظیم چیز ہے۔

❀ لوگوں میں سے سب سے زیادہ گھاٹے والا وہ ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرتا ہے کیونکہ اسے اپنے اس عمل کے بدلے میں لوگوں کی تعریف و ستائش کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾
اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَ
تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ
مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ
عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ
لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾

37 ع 5 الربع

وقف منزل

270 اور جو تم تھوڑا یا زیادہ جتنا بھی اللہ کی راہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرو یا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا کوئی کام اپنے اوپر از خود لازم کر لو جس کے تم جواب دہ نہیں تو اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ جانتا ہے، اس لیے اس کے ہاں اس میں سے کچھ ضائع نہ ہوگا اور وہ تمھیں اس کا عظیم بدلہ عطا کرے گا اور ان ظالموں کے لیے جو اپنے واجبات بھی ادا نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں بھی پامال کرتے ہیں، کوئی مددگار نہ ہوگا جو روزِ قیامت ان سے عذاب ٹال سکے۔

271 اگر تم وہ ظاہر کر دو جو صدقات کی صورت میں مال خرچ کرتے ہو، تو تمھارا صدقہ بہت ہی اچھا صدقہ ہے اور اگر تم اسے مخفی رکھ کر فقراء کو دے دو تو یہ تمھارے حق میں ظاہر کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ اخلاص کے زیادہ قریب ہے۔ خالص اللہ کے لیے دینے والوں کے صدقات میں ان کے گناہوں کی پردہ پوشی اور بخشش کا سامان ہے اور اللہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ اس سے تمھارے احوال میں سے کچھ بھی مخفی نہیں۔

272 اے نبی! انھیں حق قبول کروانا اور اس کے ماتحت کر کے انھیں اس پر آمادہ کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ آپ کا فرض صرف حق کی طرف ان کی راہنمائی کرنا اور انھیں اس کی پہچان کروانا ہے۔ حق قبول کرنے کی توفیق اور ہدایت دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ تم جو بھی مال خرچ کرو، اس کا فائدہ تمھیں ہی ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اس سے بے نیاز ہے، اس لیے تمھارا خرچ خالص اللہ کے لیے ہونا چاہیے۔ سچے مومن صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہیں اور تم تھوڑا یا زیادہ جو بھی مال خرچ کرتے ہو، تمھیں اس کا بغیر کمی کیے پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ جب اللہ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا ذکر کیا اور مومنوں کو اس کی ترغیب دلائی تو ان کے لیے خرچ کرنے کی جگہیں بھی واضح کر دیں، چنانچہ فرمایا:

273 اسے ان فقراء کو دو جنھیں اللہ کی راہ میں جہاد کی مشغولیت نے حصولِ رزق کی خاطر سفر کرنے سے روک رکھا ہے۔ ان کے سوال سے بچنے کی وجہ سے ان کے حال سے ناواقف لوگ انھیں مال دار سمجھتے ہیں۔ سمجھ رکھنے والے انھیں ان کی ظاہری علامات سے پہچان لیتے ہیں جو ضرورت مندی کی وجہ سے ان کے وجود، کپڑوں اور دیگر صفات سے عیاں ہوتی ہیں کہ وہ عام فقیروں کی طرح چمٹ کر سوال نہیں کرتے اور تم جو بھی مال وغیرہ خرچ کرو، اللہ اسے خوب جانتا ہے اور جلد اس پر تمھیں عظیم جزا دے گا۔

274 جو لوگ اپنے مال، شہرت وریاکاری چاہنے کے بغیر صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دن رات خرچ کرتے ہیں، کبھی علانیہ اور کبھی چھپا کر تو انھیں قیامت کے دن ان کے رب کے ہاں ثواب ملے گا۔ نہ انھیں اپنے مستقبل کا کوئی خوف ہوگا اور نہ دنیا میں جو کچھ ان سے رہ گیا، اس پر وہ غمزدہ ہوں گے۔ یہ ان پر اللہ کا خاص فضل وکرم اور انعام ہوگا۔

فوائد: ❀ جب مومن اپنے صدقات وخیرات میں مخلص ہو تو مصلحت کے مطابق چھپا کر یا ظاہر کر کے خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ چھپا کر خرچ کرنے میں زیادہ اجر وثواب ہے کیونکہ یہ اخلاص کے زیادہ قریب ہے۔

❀ اہلِ ایمان کو ان ضرورت مندوں پر خصوصی توجہ اور عنایت کرنے کی ترغیب ہے جنھیں ان کی خودداری اپنے حالات کسی کے سامنے بیان کرنے سے اور لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے روکتی ہے۔

❀ ہر وقت اور زمانے میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے شرعی حکم اور اس کے عظیم ثواب کا بیان، وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا وآخرت میں اس پر عظیم اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے۔

الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ (وقف لازم)
مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ
لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ
فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ
كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ
اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع (38 ع 8 6)

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو باہمی تعاون اور ایک دوسرے کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی تو اس کے متضاد پہلو سے ڈرایا بھی ہے اور وہ ہے سود، چنانچہ فرمایا: (275) جو لوگ سودی لین دین کرتے اور سود کھاتے ہیں، وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے ایسے اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسے شیطان نے چھوکر دیوانہ کر دیا ہو۔ وہ اپنی قبر سے ایسے گرتے پڑتے اٹھے گا جیسے دورہ پڑنے والا شخص کبھی گرتا اور کبھی اٹھتا ہے۔ اس کی وجہ ان کا سود کھانے کو حلال سمجھنا ہے اور انھوں نے سود اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی خرید و فروخت میں فرق نہیں کیا اور کہا کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے۔ وہ حلال ہے تو یہ بھی حلال ہے۔ ہر ایک سے مال بڑھتا اور ترقی پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے ان کے قیاس کو باطل اور انھیں جھوٹا قرار دیا اور وضاحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو اس لیے حلال قرار دیا ہے کہ اس میں ہر عام و خاص کے لیے فائدہ ہے اور سود کو اس لیے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں ظلم ہے اور لوگوں کا مال بغیر کسی عوض کے باطل طریقے سے کھانا ہے، چنانچہ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے سود سے روکنے اور اس سے ڈرانے کی نصیحت آئی اور وہ باز آ گیا اور اس نے اس سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لی تو جو سود وہ پہلے لے چکا ہے، اس پر اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اس کے بعد اس کے مستقبل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ جس نے اللہ کی طرف سے منع کا حکم پہنچنے کے بعد بھی سود لیا جبکہ اس پر حجت قائم ہو چکی ہو تو وہ جہنم کی آگ میں داخل ہونے اور اس میں ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔ جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب یہ ہے کہ وہ سود حلال سمجھ کر لیتا تھا (تب وہ کافر ہو جائے گا) یا اس سے مقصود لمبے عرصے تک رہنا ہے۔ کیونکہ ایسی ہمیشگی جس کے بعد نکلنا محال ہو، وہ صرف کافروں کے لیے ہے۔ توحید والے اس میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے اور سود لینے کے حوالے سے احکام ذکر کیے تو ان دونوں کی جزا میں فرق کو بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا: (276) سودی مال کو اللہ تعالیٰ تباہ و برباد کر کے ختم کر دیتا ہے، یا تو ظاہری طور پر تلف وغیرہ کے ساتھ یا معنوی طور پر اس کی برکت چھین کر۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ صدقات میں اضافہ کرتا ہے اور ان کا ثواب کئی گنا بڑھا دیتا ہے، چنانچہ نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک بڑھا دیتا ہے اور صدقہ کرنے والوں کے مال میں خوب برکت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کافر سرکش کو ناپسند کرتا ہے جو حرام کو حلال سمجھتا اور گناہوں اور نافرمانیوں میں بہت آگے بڑھتا ہے۔ (277) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے رسول کی پیروی کی، نیک اعمال کیے، اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق مکمل نماز ادا کی اور اپنے مالوں کی زکاۃ حق داروں کو دی تو ان کا ثواب ان کے رب کے ہاں ہے۔ انھیں اپنے مستقبل کے امور میں کوئی خوف ہوگا نہ دنیا اور اس کی نعمتیں چھن جانے کا کوئی غم۔ (278) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی پیروی کرنے والو! اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکموں کی تعمیل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ جاؤ اور لوگوں سے تم نے جو سودی پیسہ لینا ہے، اس کا مطالبہ ترک کر دو اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سود سے منع کرنے کے حکم پر ایمان رکھتے ہو۔ (279) اگر تم نے وہ نہ کیا جس کا تمھیں حکم دیا گیا ہے تو یہ جان لو اور یقین کر لو کہ تمھاری اللہ اور اس کے رسول سے جنگ ہے اور اگر تم اللہ کے حضور توبہ کر لو اور سود چھوڑ دو تو جو اصل مال تم نے قرض دیا ہے، وہ تمھیں ملے گا۔ نہ تم کسی سے اصل مال سے زیادہ لے کر اس پر ظلم کرو اور نہ اس میں کمی کر کے تم پر ظلم کیا جائے۔ (280) اور اگر وہ تنگ دست ہے جس سے تم قرض کا مطالبہ کر رہے ہو، وہ قرض لوٹانے کی گنجائش نہیں پاتا تو اس کے پاس مال آنے اور قرض کی رقم پوری ہونے تک مطالبہ مؤخر کر دو اور اگر تم صدقہ کر دو کہ قرض کا مطالبہ ہی چھوڑ دو یا کچھ قرض معاف کر دو تو یہ تمھارے حق میں زیادہ بہتر ہے اگر تمھیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کیا فضیلت ہے۔ (281) اور اس دن کے عذاب سے ڈرو جس دن تم سب کو اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا اور تم اس کے سامنے کھڑے ہو گے، پھر ہر نفس کو اس کی اچھی یا بری کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ نہ نیکیوں کے ثواب میں کمی کر کے ان پر ظلم کیا جائے گا اور نہ گناہوں کی سزا سے زیادہ عذاب دے کر ظلم کیا جائے گا۔

فوائد: ❀ سنگین کبیرہ گناہوں میں سود کھانا بھی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے کو اعلانِ جنگ کی وعید سنائی ہے، نیز دنیا میں مالی بربادی اور آخرت میں پاگل پن کی سزا بتائی ہے۔ ❀ مالی معاملات میں شرعی احکام کی پابندی کرنے سے مال میں خیر و برکت اترتی اور بڑھوتری ہوتی ہے۔ ❀ تنگ دست کے قرض ادا نہ کر سکنے پر صبر کرنے اور سارا یا کچھ قرض معاف کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَايَنۡتُمۡ بِدَيۡنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكۡتُبُوۡهُ ؕ وَلۡيَكۡتُبْ بَّيۡنَكُمۡ كَاتِبٌ ۢ بِالۡعَدۡلِ وَلَا يَاۡبَ كَاتِبٌ اَنۡ
يَّكۡتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلۡيَكۡتُبۡ ۚ وَلۡيُمۡلِلِ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ الۡحَـقُّ
وَلۡيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبۡخَسۡ مِنۡهُ شَيۡـــًٔا ؕ فَاِنۡ كَانَ الَّذِىۡ عَلَيۡهِ
الۡحَـقُّ سَفِيۡهًا اَوۡ ضَعِيۡفًا اَوۡ لَا يَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ فَلۡيُمۡلِلۡ
وَلِيُّهٗ بِالۡعَدۡلِ ؕ وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ ۚ فَاِنۡ
لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ
الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰٮهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰٮهُمَا الۡاُخۡرٰى ؕ وَ
لَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ؕ وَلَا تَسۡـَٔـمُوۡۤا اَنۡ تَكۡتُبُوۡهُ
صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰ لِكُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدۡنٰۤى اَلَّا تَرۡتَابُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
تُدِيۡرُوۡنَهَا بَيۡنَكُمۡ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا
تَكۡتُبُوۡهَا ؕ وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ
وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌ ۢ بِكُمۡ ؕ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۲۸۲﴾

(282) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والو! جب تم آپس میں قرض کا معاملہ کرو، یعنی تم ایک دوسرے سے مقررہ مدت تک قرض لو تو اسے لکھ لو اور چاہیے کہ لکھنے والا تمھارے درمیان انصاف سے حق اور شریعت کے مطابق لکھے اور کاتب قرض کی تحریر لکھنے سے انکار نہ کرے۔ وہ اس علم کے موافق انصاف کے ساتھ لکھے جو اللہ نے اسے کتابت کے حوالے سے سکھایا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ قرض لینے والا جو املا کرائے، وہ لکھے تاکہ یہ اس کی طرف سے اقرار ہو اور اسے چاہیے کہ اپنے رب سے ڈرے اور قرض کی مقدار، نوعیت اور کیفیت میں کوئی کمی نہ کرے۔ اگر قرض لینے والا اچھے طریقے سے معاملہ نہیں کر سکتا یا اس کی عمر تھوڑی ہے یا پاگل یا گونگا وغیرہ ہونے کی وجہ سے تحریر نہیں لکھوا سکتا تو اس کا سرپرست حق اور انصاف کے ساتھ اس کی طرف سے تحریر لکھوائے۔ اس موقع پر دو عقل مند عادل گواہ بھی بلا لو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ مقرر کر لو تاکہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔ گواہ ایسے ہوں جن کی دین داری اور امانت داری پر تم مطمئن ہو۔ اور گواہوں سے جب قرض پر گواہی مانگی جائے تو وہ انکار نہ کریں بلکہ جب انھیں گواہی دینے کے لیے بلایا جائے تو آ کر گواہی دینا ان پر لازم ہے۔ قرض تھوڑا ہو یا زیادہ، جب وہ ایک مقررہ وقت تک ہو تو اسے لکھنے سے نہ اکتاؤ۔ قرض کی کتابت اللہ کی شریعت میں زیادہ انصاف پسندانہ اور شہادت کی ادائیگی میں زیادہ نتیجہ خیز ہے۔ اسی طرح قرض کی مقدار، نوعیت اور مدت کے حوالے سے شکوک و شبہات ختم کرنے کے لیے زیادہ مؤثر ہے۔ ہاں، اگر لین دین کا معاملہ موجود چیز اور دستی قیمت کی صورت میں نقد ہو تو تحریر نہ بھی لکھی جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس صورت میں تحریر کی ضرورت نہیں رہتی۔ گواہ مقرر کرنا اس لیے جائز رکھا گیا تاکہ اختلافات کے اسباب ہی پیدا نہ ہوں۔ لکھنے والوں اور گواہوں کو نقصان پہنچانا جائز نہیں اور نہ ان کے لیے تحریر کرانے والوں اور گواہی طلب کرنے والوں کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔ اگر تم میں سے کسی نے نقصان پہنچایا تو اس نے اللہ کی اطاعت چھوڑ کر نافرمانی کا راستہ اختیار کیا۔ اے ایمان والو! اللہ کے احکام کی تعمیل کرکے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور اللہ تمھیں وہ سکھاتا ہے جس میں تمھاری دنیا و آخرت کی بھلائی اور بہتری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

فوائد: ❀ اختلاف اور جھگڑے سے بچنے کے لیے قرض اور دیگر مالی معاملات کی تصدیق وتحریر مسنون ہے۔
- ❀ کم عمری کے باعث یا عقلی طور پر کمزوری کے باعث یا کوئی عارضہ لاحق ہونے کے سبب، کمزور افراد کے لیے سرپرست بنانے کا ثبوت ہے۔
- ❀ قرضوں اور حقوق کے اقرار پر گواہ مقرر کرنا جائز ہے۔
- ❀ صحیح اور عادلانہ تحریر میں یہ بھی شامل ہے کہ کاتب ایسے الفاظ اور ایسا اندازِ تحریر استعمال کرے جو متعلقہ معاملے کے مطابق ہو۔
- ❀ حقوق کی تصدیق یا تحریر کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں، نہ حق والوں کی طرف سے اور نہ لکھنے والے اور گواہ کی جانب سے۔

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَإِنْ
أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَإِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ
39 ع 2 7 اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ
وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ
اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا
وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟
40 ع 3 8 أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

(283) اور اگر تم سفر میں ہو اور قرض کی دستاویز لکھنے والا کوئی نہ ہو تو اتنا ہی کافی ہے کہ قرض لینے والا کوئی چیز قرض دینے والے کے پاس گروی رکھ دے جو اس کے حق کی گارنٹی ہوگی اور یہ اس وقت تک قرض دینے والے کے پاس رہے گی جب تک مقروض قرض واپس نہیں کر دیتا۔ اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو تو لکھنا، گواہ بنانا اور گروی رکھنا ضروری نہیں۔ اس صورت میں قرض، قرض لینے والے کے ذمے امانت ہوگا جو قرض دینے والے کو ادا کرنا واجب ہوگا، لہٰذا اسے چاہیے کہ اس امانت کے حوالے سے اللہ سے ڈرے اور اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرے۔ اگر وہ انکار کرے تو جو اس معاملے کے وقت موجود ہو، وہ گواہی دے اور اس کے لیے گواہی چھپانا جائز نہیں اور جو چھپائے، تو اس کا دل برا دل ہے اور جو تم عمل کرتے ہو، اللہ اسے خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ تمھیں تمھارے اعمال کی ضرور جزا دے گا۔

(284) زمین کی ہر چیز اور آسمان کی ہر چیز تخلیق، بادشاہت اور تدبیر کے اعتبار سے اکیلے اللہ کے لیے ہے اور اگر تم اپنے دلوں کی باتیں ظاہر کرو یا انھیں پوشیدہ رکھو، اللہ انھیں جانتا ہے اور وہ عنقریب ضرور ان پر تمھارا محاسبہ کرے گا، پھر جسے چاہے گا، اپنی رحمت اور فضل و احسان سے بخش دے گا اور اپنے عدل اور حکمت کے پیش نظر جسے چاہے گا، عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

(285) محمد رسول اللہ ﷺ اس سب پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتارا گیا اور تمام اہلِ ایمان بھی، وہ سب اللہ پر ایمان لائے، تمام فرشتوں پر اور اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان لائے ہیں جو اس نے رسولوں پر نازل فرمائیں اور اس کے تمام بھیجے ہوئے رسولوں پر اس طرح ایمان لائے ہیں کہ کہتے ہیں: ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان ایمان لانے میں تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں: جو تو نے ہمیں حکم دیا اور جس سے منع کیا، اسے ہم نے سنا اور تیرے حکم کی تعمیل کر کے اور منع کیے ہوئے کام چھوڑ کر تیری اطاعت کی اور تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہم اپنے تمام معاملات میں تجھ اکیلے ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

(286) اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر اعمال کا مکلف (پابند) نہیں ٹھہراتا کیونکہ اللہ کا دین آسانی پر مبنی ہے، اس میں مشقت نہیں، چنانچہ جس نے نیکی کی، اسے اس کا پورا ثواب ملے گا، اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے کوئی برائی کی تو اسے بھی اپنے گناہ کی سزا خود بھگتنا ہوگی، کوئی دوسرا اس کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ رسول اللہ ﷺ اور اہلِ ایمان یوں دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا غیر ارادی طور پر کسی قول و فعل میں غلطی کر لیں تو ہمیں سزا نہ دینا۔ اے پروردگار! ہمیں کسی ایسے عمل کا مکلف نہ ٹھہرانا جو ہمارے لیے مشقت کا باعث ہو اور ہم اسے کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں، جیسے تو نے ہم سے پہلے لوگوں کو مکلف ٹھہرایا جنھیں تو نے ان کے ظلم کی بنا پر سزا دی، جیسے یہود۔ ہم پر اوامر و نواہی کا ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہمیں مشقت میں ڈال دے اور ہم وہ کرنے کی طاقت ہی نہ رکھیں اور ہمارے گناہوں سے درگزر کر، ہمیں بخش دے اور اپنے فضل سے ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا ولی اور مددگار ہے، لہٰذا کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

فوائد: ❀ کوئی چیز گروی رکھنے کا جواز۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر قرض لی گئی چیز واپس نہ ملے تو اس گروی رکھی گئی چیز سے اس نقصان کا ازالہ کیا جا سکے، البتہ معاملہ کرنے والوں کا ایک دوسرے پر اعتماد ہو تو گروی رکھنا ضروری نہیں۔ ❀ گواہی چھپانے کی حرمت اور جو اسے چھپائے اور ادا نہ کرے، اس کے گناہ کا بیان۔
❀ اللہ تعالیٰ کے کمال علم، اپنی مخلوق سے پوری طرح آگاہی اور ان کے کیے ہوئے اعمال کا محاسبہ کرنے پر پوری قدرت رکھنے کا بیان۔
❀ ایمان کے ارکان اور اس کے اصولوں کا بیان۔ ❀ اس دین کی بنیاد آسانی پر اور اپنے ماننے والوں سے مشقت اور تکلیف دور کرنے پر ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی مکلف ٹھہراتا ہے اور اس پر ان کا محاسبہ نہیں کرتا جس کے کرنے کی ان میں طاقت نہ ہو۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۲ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۳
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۴
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۵
هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۶ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ
اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَ
الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۸

وقف النبی ﷺ — وقف لازم — وقف منزل

سورۂ آل عمران مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: اہلِ کتاب کے شبہات کا رد کرنا اور اہلِ ایمان کی ثابت قدمی کے لیے اس بات کو ثابت کرنا کہ دینِ اسلام ہی حق ہے۔

تفسیر: یہ سورت مدنی ہے۔ سورۂ آل عمران کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کی آیت: 33 میں عمران کی اولاد کا ذکر ہے۔

(1) **الٓمّٓ:** یہ حروف مقطعات میں سے ہے، ان کی نظیر سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ ان حروف میں اشارہ ہے کہ عرب اس قرآن جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز ہیں، حالانکہ یہ انھی جیسے حروف سے بنایا گیا ہے جن سے یہ سورت شروع ہو رہی ہے اور جن حروف سے وہ اپنا کلام ترتیب دیتے ہیں۔ (2) اللہ وہ ذات ہے کہ کوئی ایسا برحق معبود نہیں جس کی عبادت کی جائے ماسوائے اس کے جو یکتا ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ جو ایسا **حیّ** ہے جس کی حیات ایسی کامل ہے کہ نہ اس میں موت ہے نہ نقص و کمزوری۔ اور وہ قیوم ہے جو بذات خود قائم ہے، کوئی اسے قائم رکھنے والا نہیں اور وہ تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے جبکہ تمام مخلوقات اسی کے سہارے قائم ہیں جو کسی حال میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتیں۔ (3)، (4) اے نبی (ﷺ)! اس اللہ نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے جس کی خبریں صداقت اور احکام عدل پر مبنی ہیں جو سابقہ آسمانی کتابوں کے موافق ہے، لہٰذا ان میں کوئی تعارض و تضاد نہیں۔ آپ پر قرآن نازل کرنے سے پہلے اسی نے تورات موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر۔ یہ ساری آسمانی کتابیں اس بات کی طرف لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کرتی آئی ہیں جس میں ان کے دین و دنیا کا بھلا ہو۔ اسی نے فرقان (قرآن) اتارا جس کے ساتھ اب حق و باطل اور ہدایت و گمراہی کا فرق معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کا انکار کیا جو اس نے آپ پر اتاری ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اللہ سب پر غالب ہے، کوئی چیز اس پر غالب نہیں آسکتی اور وہ ان سے سخت انتقام لینے والا ہے جنھوں نے اس کے رسولوں کی تکذیب کی اور اس کے حکم کی مخالفت کی۔ (5) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس پر زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ یقیناً اس کا علم ظاہر و پوشیدہ تمام چیزوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (6) وہی ہے جو تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں جیسے چاہتا ہے، مذکر یا مؤنث، خوبصورت یا بدصورت اور گورا یا کالا، مختلف شکلوں میں پیدا کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا اور وہ تخلیق و تدبیر کرنے اور شریعت کے احکام جاری کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ (7) اے نبی! اللہ وہی ذات ہے جس نے آپ پر قرآن اتارا جس کی کچھ آیات اپنے معانی و مفہوم میں بالکل واضح ہیں جن میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ یہی آیات کتاب کی اصل اور بنیاد ہیں اور زیادہ تر آیات ایسی ہی ہیں۔ اختلاف کے وقت انھی کی طرف رجوع ہوگا جبکہ قرآن کی کچھ دوسری آیتیں ہیں جو ایک سے زیادہ معانی کا احتمال رکھتی ہیں۔ ان کے معنی کے تعین میں اکثر لوگوں کو التباس اور شبہ پڑ جاتا ہے، پھر جن کے دلوں میں حق سے بیزاری ہو، وہ محکم اور واضح آیات کو چھوڑ دیتے ہیں اور متشابہات، جن کے معانی میں کئی احتمالات ہوتے ہیں، ان کو لے لیتے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد شبہ بھڑکانا اور لوگوں کو گمراہ کرنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کے ذریعے سے ان آیات کی ایسی من مانی تاویلیں کرتے ہیں جو ان کے باطل نظریات کے مطابق ہوں۔ جبکہ ان آیات کے حقیقی معانی اور حتمی نتائج اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پختہ کاریوں کہتے ہیں: ہم سارے قرآن پر ایمان لائے کیونکہ وہ سارا ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ وہ متشابہات کی تفسیر محکم آیات سے کرتے ہیں اور نصیحت اور عبرت صرف عقل سلیم رکھنے والے ہی حاصل کرتے ہیں۔ (8) اور یہ علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت کی راہ دکھانے کے بعد اس سے پھیر نہ دینا اور ہمیں اس عذاب سے بچا جو حق سے انحراف کرنے والوں کو پہنچے گا۔ ہمیں اپنی جناب سے ایسی وسیع رحمت عطا فرما جس کے ذریعے سے تو ہمارے دلوں کو ہدایت دے اور جس کے ذریعے سے تو ہمیں گمراہی سے بچائے۔ اے ہمارے رب! تو بہت زیادہ نوازنے والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حق کی راہنمائی اور باطل سے خبردار کرنے کے لیے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر ان پر حجت قائم کر دی اور ان کا عذر ختم کر دیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا علم کامل ہے اور وہ اپنی مخلوق کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز ظاہر ہو یا باطن اس سے پوشیدہ نہیں۔ ❀ راسخ العلم اور پختہ کار اہلِ ایمان کا یہ اصول ہے کہ وہ قرآن مجید کی متشابہ آیات کی تفسیر محکم آیات سے کرتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ سے حق پر ثابت قدمی اور معاملات میں رشد و ہدایت کی دعا مانگنا مشروع ہے، خصوصاً فتنوں اور خواہشات پرستی کے دور میں۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ؑ (9) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ 1 ع 9
اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ (10) كَدَاْبِ
اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (11) قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (12) قَدْ كَانَ
لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى
كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ (13) زُيِّنَ
لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ
وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ
الْمَاٰبِ (14) قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ (15)

(9) اے ہمارے رب! تو یقیناً سب لوگوں سے ان کا حساب لینے کے لیے انھیں ایسے دن میں اپنے پاس جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ وہ دن لازمی آنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! تو اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔

(10) بلا شبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا ہے، انھیں ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے ہرگز نہ بچا سکیں گے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں۔ ان صفات کے حامل لوگ ہی روزِ قیامت جہنم کا ایندھن ہوں گے جن سے آگ بھڑکائی جائے گی۔

(11) ان کافروں کا معاملہ آلِ فرعون اور ان سے پہلے کے ان کافروں جیسا ہے جنھوں نے اللہ کا انکار کیا اور اس کی آیات کو جھٹلایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے سبب انھیں عذاب دیا تو ان کے مال اور اولاد نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا اور اللہ اس شخص کو سخت سزا دینے والا ہے جس نے اس کے ساتھ کفر کیا اور اس کی آیات کو جھٹلایا۔

(12) اے رسول (ﷺ)! آپ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے کافروں سے کہہ دیں: عنقریب مومن تم پر ضرور غالب آئیں گے اور تم کفر پر مرو گے اور اللہ تمھیں جہنم کی آگ میں اکٹھا کرے گا اور وہ تمھارا نہایت برا بچھونا ہو گا۔

(13) یقیناً تمھارے لیے ان دو گروہوں میں عبرت اور راہنمائی ہے جو بدر کے دن آپس میں ٹکرائے۔ ایک گروہ اہلِ ایمان کا تھا جو رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کا تھا۔ یہ گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا تاکہ اللہ کا دین سربلند ہو اور کافروں کا سر نیچا ہو جائے۔ دوسرا گروہ کافروں کا تھا اور وہ مکہ کے کافر تھے جو بڑے فخر و غرور، نمود و نمائش اور عصبیت کے ساتھ نکلے تھے۔ اہلِ ایمان انھیں اپنی آنکھوں سے حقیقی طور پر خود سے دو گنا دیکھ رہے تھے، چنانچہ اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی مدد کے ساتھ قوت دیتا ہے۔ یقیناً اس معرکے میں بصیرت والوں کے لیے عبرت و نصیحت کے بڑے اسباق ہیں تاکہ وہ جان لیں کہ فتح و نصرت اہلِ ایمان ہی کو ملتی ہے، خواہ ان کی تعداد تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ اور شکست اہلِ باطل کا نصیب ہے، خواہ ان کی تعداد زیادہ ہی ہو۔

(14) اللہ تعالیٰ بتا رہا ہے کہ اس نے بندوں کی آزمائش کے لیے عورتوں، بیٹوں، سونے اور چاندی کی صورت میں بہت زیادہ مال، سدھائے ہوئے عمدہ خوبصورت گھوڑوں، اونٹوں، گائیوں، بکریوں اور کاشت کاری جیسی دنیاوی خواہشات کی محبت ان کے دلوں میں پرکشش بنا کر رکھ دی ہے۔ یہ دنیا کی زندگی کا معمولی سامان ہے جس سے تھوڑے عرصے کے لیے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور پھر ختم ہو جاتا ہے، اس لیے مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ ان چیزوں میں الجھ جائے اور اللہ اکیلے ہی کے پاس اچھا ٹھکانا ہے اور وہ جنت ہے جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔
جب دنیا کی مرغوب اور پسندیدہ چیزیں ختم ہونے والی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر چیزوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

(15) اے رسول! کہہ دیں: کیا میں تمھیں ان مرغوباتِ دنیا سے بہتر کی خبر نہ دوں؟ ان لوگوں کے لیے جنتیں ہیں جو اللہ کی اطاعت کر کے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے ہیں۔ ایسی جنتیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ انھیں موت آئے گی اور نہ فنا ہوں گے۔ ان جنتوں میں ان کے لیے ہر تخلیقی اور اخلاقی برائی سے پاک صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور اس سب کچھ کے ساتھ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہوگی کہ وہ کبھی ان سے ناراض نہ ہو گا اور اللہ اپنے بندوں کے حالات خوب دیکھنے والا ہے۔ ان کے حالات میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ انھیں اس کا ضرور بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ کافروں کا اپنے مالوں اور اپنی اولاد پر گھمنڈ کرنا اور اترانا انھیں قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکے گا جب وہ ان پر اتر آئے گا۔
❀ درحقیقت فتح و نصرت کا تعلق صرف تعداد اور تیاری کے ساتھ نہیں، وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حاصل ہوتی ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لیے دنیا کی کئی مرغوبات کو مزین کر دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون اس کی حدود کو پامال کرتا اور کون ان کا خیال رکھتا ہے۔
❀ دنیا کی تمام نعمتیں اور لذتیں نہایت تھوڑی اور فانی ہیں۔ ان کا آخرت کی نہ ختم ہونے والی عظیم نعمتوں سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۚ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ
وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ
النصف
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا ۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
ع 2 11 10
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ
حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

(16) اور یہ جنت والے ہی ہیں جو اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! یقینا ہم تجھ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو تو نے اپنے رسولوں پر نازل کیا اور ہم نے تیری شریعت کی پیروی کی، اس لیے ہم نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے، انھیں بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(17) اور وہ اطاعت کے کام بجا لانے اور برائیاں چھوڑنے پر ڈٹے ہوئے ہیں اور جو آزمائشیں انھیں آتی ہیں، ان پر صبر کرنے والے ہیں، وہ اپنی باتوں اور عملوں میں سچے ہیں، وہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے ہیں، وہ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور وہ رات کے پچھلے پہر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے والے ہیں کیونکہ اس وقت دعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اور اس وقت دل دنیاوی مشاغل اور سوچوں سے خالی ہوتا ہے۔

(18) اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہی معبودِ برحق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر اس نے ایسے شرعی اور آفاقی دلائل قائم کیے ہیں جو اس کی الوہیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کی توحید پر فرشتوں نے بھی گواہی دی ہے اور اہلِ علم نے بھی توحید بیان کر کے اور اس کی دعوت دے کر اس پر گواہی دی ہے۔ انھوں نے سب سے عظیم اور قابل ذکر چیز توحید باری تعالیٰ کی اور تخلیقِ کائنات اور شریعت کے عدل پر قائم ہونے کی گواہی دی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی سب پر غالب ہے جسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(19) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلِ قبول دین اسلام ہی ہے اور اسلام کا مطلب ہے کہ خود کو اکیلے اللہ کی اطاعت اور غلامی میں دے کر تسلیم و رضا سے اس کے آگے جھک جانا اور اس کے اول تا آخر تمام رسولوں بشمول محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنا جن پر اللہ نے رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا اور اب وہ آپ کی شریعت کے سوا کوئی شریعت قبول نہیں کرے گا۔ جہاں تک یہود و نصاریٰ کے اختلافات، گروہ بندی اور فرقہ بازی کا تعلق ہے تو سب کچھ انھوں نے علم آ جانے اور حجت قائم ہو جانے کے بعد محض حسد اور دنیا کی حرص میں کیا ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول ﷺ پر نازل کی گئی آیات کا انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کفر کرنے اور اپنے رسولوں کو جھٹلانے والوں کا جلد حساب لینے والا ہے۔

(20) اے رسول (ﷺ)! اگر یہ آپ پر نازل کیے گئے حق کے بارے میں آپ سے جھگڑا کریں تو آپ انھیں جواب دیں: میں اور میرے پیروکار اہلِ ایمان تو اللہ کے آگے جھک گئے ہیں اور اے رسول! آپ اہلِ کتاب اور مشرکوں سے کہیں: کیا تم مخلص ہو کر اور جو کچھ میں لایا ہوں، اس کا اتباع کر کے خود کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے اور مسلمان بنتے ہو؟ پھر اگر وہ اللہ کے مطیع ہو جائیں اور آپ کی شریعت کی پیروی کر لیں تو وہ ہدایت کے راستے پر چل پڑے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کریں تو آپ کی ذمے داری صرف وہ پہنچانا ہے جو آپ کو دے کر بھیجا گیا ہے اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے جو اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے اور ہر عمل کرنے والے کو اس کے عمل کی جزا ضرور دے گا۔

(21) بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ان دلائل کا انکار کرتے ہیں جو اس نے ان پر اتارے اور اس کے انبیاء کو ناحق ظلم و زیادتی سے قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف اور نیکی کے کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں، ان قاتل کافروں کو دردناک عذاب کی ''بشارت'' سنا دیں۔

(22) مذکورہ بالا صفات رکھنے والے لوگوں کے عمل برباد ہو گئے، لہٰذا وہ دنیا و آخرت میں ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے کیونکہ ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے اور ان کے کوئی مددگار بھی نہ ہوں گے جو ان سے عذاب دور کر سکیں۔

فوائد: ❀ گناہ مٹانے اور آگ کے عذاب سے بچانے والی سب سے عظیم چیز اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی ہے۔ ❀ سب سے بڑی گواہی اور حقیقت اللہ تعالیٰ کی الوہیت ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے اس کی گواہی دی۔ اس کے فرشتوں اور اس کی مخلوق میں سے علم والوں نے بھی اس کی گواہی دی ہے۔ ❀ اختلاف کرنے اور حق سے منہ موڑنے کے بڑے اسباب میں سے ظلم، سرکشی اور حسد بھی ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ
اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ
فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا
رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾
قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ
إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ
فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ
وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ
الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ
ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ
وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِن
تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾

(23) اے نبی! کیا آپ نے ان یہودیوں کا حال نہیں دیکھا جنھیں اللہ تعالیٰ نے تورات کے علم کا کچھ حصہ اور آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والے علم کا ایک وافر حصہ عطا فرمایا۔ انھیں اللہ کی کتاب تورات کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ جس معاملے میں انھوں نے اختلاف کیا ہے، اس کا فیصلہ اس سے کرالیں، پھر ان کے علماء اور سرداروں کا ایک گروہ اللہ کے حکم سے اعراض کرتے ہوئے انحراف کر جاتا ہے کیونکہ وہ ان کی خواہشات کے مطابق نہیں۔ جب ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اس تورات کے پیروکار ہیں تو انھیں اس سے فیصلہ کرانے میں جلدی کرنی چاہیے تھی۔

(24) یہ حق سے روگردانی اور انحراف اس لیے کر رہے ہیں کہ ان کا دعویٰ ہے کہ روزِ قیامت انھیں، سوائے چند دنوں کے، آگ نہیں چھوئے گی، پھر وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ اس جھوٹے اور خودساختہ نظریے نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے خلاف اتنے دلیر ہو گئے۔

(25) ان کی ندامت اور بے بسی کا کیا حال ہوگا؟ وہ نہایت بدحالی میں ہوں گے جب ہم انھیں ایسے دن میں حساب کے لیے جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور وہ قیامت کا دن ہے۔ جہاں ہر نفس کو اس کے عمل کے مطابق جزا دی جائے گی۔ نہ نیکیاں کم کر کے ظلم ہوگا نہ گناہوں میں اضافہ کر کے زیادتی ہوگی۔

(26) اے رسول (ﷺ)! اپنے رب کی ثنا اور تعظیم کرتے ہوئے کہیے: اے اللہ! تو ہی دنیا و آخرت میں شہنشاہ ہے۔ تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے، بادشاہت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے، چھین لیتا ہے اور ان میں سے جسے چاہتا ہے، عزت عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ذلیل کرتا ہے۔ یہ سب کچھ تیری حکمت اور عدل کے مطابق ہوتا ہے اور تیرے اکیلے ہی کے ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں اور تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

(27) تیری قدرت کے مشاہدات میں سے یہ بھی ہے کہ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے تب دن کا وقت بڑھ جاتا ہے اور تو دن کو رات میں داخل کرتا ہے تب رات کا دورانیہ بڑھ جاتا ہے اور تو مردے سے زندہ کو نکالتا ہے، جیسے کافر سے مومن اور دانے سے کھیتی اور تو زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے، جیسے مومن سے کافر اور مرغی سے انڈہ اور تو جسے چاہتا ہے، بے حد وحساب وسیع رزق عطا کرتا ہے۔

(28) اے ایمان والو! تم کافروں کو دوست نہ بناؤ، اس طرح کہ مومنوں کو چھوڑ کر تم ان سے محبت اور ان کی مدد کرو۔ جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں اور اللہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں، اگر تم ان کی سلطنت میں ہو اور تمھیں ان سے اپنی جان کا خطرہ ہو تو پھر قول و فعل میں نرمی کر کے ان کی ایذا رسانیوں سے بچا جا سکتا ہے لیکن دل میں ان کے خلاف نفرت ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے، لہٰذا اس سے ڈرو اور اس کی نافرمانی کر کے اس کے غضب کو دعوت نہ دو۔ بندوں کو اپنے اعمال کی جزا پانے کے لیے قیامت کے روز اکیلے اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

(29) اے نبی (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر تم اپنے دلوں میں وہ چیز پوشیدہ رکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں منع کیا ہے، جیسے کافروں سے دوستی، یا تم اسے ظاہر کرو، اللہ تعالیٰ ہر حال میں اسے جانتا ہے اور اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کو جانتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔

فوائد: ❀ توفیق اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، علم خواہ کتنا زیادہ ہو اور صاحبِ علم اعلیٰ مراتب پر فائز ہی کیوں نہ ہو، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال نہ ہو تو آدمی اس علم سے نفع نہیں لے سکتا۔ ❀ بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، چنانچہ وہی عطا کرنے والا اور وہی روکنے والا ہے۔ عزت و ذلت دینے والا بھی وہی ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور سارے معاملات اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے، لہٰذا اس کے سوا کسی سے نہ مانگا جائے۔ ❀ کافروں سے دوستی کے شدید خطرات ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے والے سے لاتعلقی اور روزِ قیامت حساب لینے کی وعید سنائی ہے۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۖ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ
سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ
نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ع
اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَ
لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ
حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ
قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

(30) روزِ قیامت ہر انسان اپنے اچھے اعمال کا سامنا کرے گا۔ اس کے اعمال اس کے پاس لائے جائیں گے اور ان میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برے اعمال کیے، وہ تمنا کرے گا کہ اس کے اعمال اور اس کے درمیان لمبے عرصے کی دوری ہو جائے تو بہتر ہے، لیکن اس کی یہ تمنا کہاں پوری ہوگی! اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے، لہٰذا گناہوں کا ارتکاب کر کے اس کے غضب کو دعوت نہ دو، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے، اس لیے وہ انھیں تنبیہ کرتا اور ڈراتا ہے۔

(31) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اگر تم اللہ تعالیٰ سے سچی محبت کرتے ہو تو دل وجان سے ظاہر و باطن میں اس کی پیروی کرو جو میں لے کر آیا ہوں۔ اس طرح تم اللہ کی محبت پا لو گے اور وہ تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(32) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: احکام کی تعمیل کر کے اور منع کیے گئے کاموں سے باز آ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

(33) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چنا تو فرشتوں سے انھیں سجدہ کرایا اور نوح علیہ السلام کا انتخاب کیا تو انھیں اہلِ زمین کی طرف پہلا رسول بنایا اور آلِ ابراہیم کا چناؤ کیا تو نبوت ان کی اولاد میں باقی رکھی اور اسی طرح عمران کی اولاد کا انتخاب کیا۔ ان سب کو منتخب کر کے اپنے زمانے کے لوگوں پر فضیلت بخشی۔

(34) یہ مذکورہ انبیاء اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والی ان کی اولادیں تسلسل کے ساتھ ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی توحید، صالح اعمال اور عمدہ، اعلیٰ اور فضیلت والے امور کو وراثت میں حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے اور ان کے افعال خوب جاننے والا ہے، اس لیے وہ ان میں سے جس کو چاہتا ہے، منتخب کرتا اور اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے۔

(35) اے رسول (ﷺ)! اس بات کو یاد کریں جب عمران کی بیوی، مریم علیہا السلام کی والدہ نے کہا: اے میرے پروردگار! میں نے خود پر لازم کر لیا ہے کہ میں اپنے پیٹ کے بچے کو خالص تیری رضا کے لیے وقف کروں گی۔ وہ ہر چیز سے آزاد ہوگا تاکہ تیری (تیرے دین کی) اور تیرے گھر کی خدمت کرے، لہٰذا یہ مجھ سے قبول فرما۔ بلاشبہ تو میری دعا خوب سننے اور میری نیت خوب جاننے والا ہے۔

(36) پھر جب اس کے حمل کی مدت پوری ہوگئی اور اس نے اپنے پیٹ والے بچے کو جنم دیا جبکہ اسے امید تھی کہ بیٹا ہوگا تو معذرت کرتے ہوئے عرض گزار ہوئی: اے میرے رب! میں نے تو بچی جنم دی ہے...... اور اللہ زیادہ بہتر جانتا تھا کہ اس نے کیا جنا ہے، اور لڑکا جس کی اسے امید تھی، وہ قوت وخلقت میں اس لڑکی جیسا تو نہیں جو اسے عطا کی گئی...... اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری حفاظت میں دیتی ہوں تاکہ وہ تیری رحمت سے دھتکارے ہوئے شیطان سے محفوظ رہیں۔

(37) اللہ تعالیٰ نے اس کی نذر اچھے طریقے سے قبول فرمائی اور اس لڑکی کو بڑے احسن انداز میں پروان چڑھایا اور اپنے نیک بندوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دی اور اس کی کفالت زکریا علیہ السلام کے سپرد کر دی۔ زکریا علیہ السلام جب بھی اس کی عبادت گاہ میں آتے تو اس کے پاس نہایت عمدہ اور وافر رزق پاتے۔ انھوں نے ایک دن اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: مریم! یہ رزق تمھارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ مریم علیہا السلام نے جواب دیتے ہوئے کہا: یہ رزق اللہ کی طرف سے ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، بغیر حساب کے وسیع رزق عطا فرماتا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا عظیم مقام ومرتبہ اور اس کی طرف سے سخت سزا عقل مند کو اس کے حکم کی مخالفت سے باز رکھتی ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے سچی محبت کی دلیل یہ ہے کہ امر و نہی میں شریعت کی پیروی کی جائے۔ اتباع کے بغیر محبت کا دعویٰ قطعاً نفع بخش نہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور رحمت سے اپنی نبوت وعبادت کے لیے اپنے بندوں میں سے جس کا چاہے، انتخاب کرتا ہے اور انھیں خلافِ عادت معجزات اور نشانیوں سے نوازتا ہے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ
يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ
كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ع 4 11/12
يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى
نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ ﴿٤٥﴾

(38) جب زکریا علیہ السلام نے مریم بنت عمران کے پاس معمول سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کا رزق دیکھا تو انھیں امید ہوئی کہ جیسے مریم کو قاعدے سے ہٹ کر رزق ملا ہے، اللہ مجھے بھی بڑھاپے اور بیوی کے بانجھ پن کے باوجود اولاد سے نواز دے گا، چنانچہ انھوں نے دعا کی: اے میرے رب! مجھے پاکیزہ بیٹا عطا فرما۔ بلاشبہ جو تجھ سے دعا کرے، تُو اس کی دعا ضرور سننے اور قبول کرنے والا ہے۔

(39) تو فرشتوں نے انھیں مخاطب کر کے کہا جبکہ وہ اپنی عبادت گاہ میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے: اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس نومولود کا نام یحییٰ ہوگا۔ اس کی صفت یہ ہوگی کہ وہ اللہ کے کلمے عیسیٰ ابن مریم کی تصدیق کرنے والا ہوگا ......عیسیٰ علیہ السلام کو کلمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک خاص طریقے سے اللہ تعالیٰ کے ایک کلمے کی بدولت پیدا ہوئے...... اور یہ نومولود علم و عبادت میں اپنی قوم کا سردار ہوگا۔ وہ خود کو نفسانی خواہشات سے دور رکھنے والا ہوگا اور عورتوں میں دلچسپی نہ رکھنے والا ہوگا۔ وہ اپنے رب کی عبادت کے لیے ہمہ وقت حاضر ہوگا اور نیکوکاروں میں سے نبی بھی ہوگا۔

(40) جب زکریا علیہ السلام کو فرشتوں نے یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری سنائی تو انھوں نے کہا: اے میرے رب! میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے جس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی! اللہ تعالیٰ نے ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: آپ کے بڑھاپے اور آپ کی بیوی کے بانجھ پن کے باوجود یحییٰ کی پیدائش ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ بہت ساری چیزوں کو معروف طریقے سے ہٹ کر پیدا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ وہ اپنی حکمت اور علم سے جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔

(41) زکریا علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میری بیوی کے مجھ سے حاملہ ہونے کی کوئی نشانی میرے لیے مقرر فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو نشانی آپ نے طلب کی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ بغیر کسی بیماری اور خلل کے تین دن رات لوگوں سے بات نہیں کر پائیں گے مگر صرف اشارے کنایے سے، چنانچہ آپ دن کے شروع اور آخری پہر میں کثرت سے اللہ کا ذکر کریں اور تسبیح پڑھیں۔

(42) اور اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یاد کریں جب فرشتوں نے مریم علیہا السلام سے کہا: بے شک تیری قابلِ تعریف خوبیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے چن لیا ہے، نقائص سے پاک کر دیا ہے اور تیرے زمانے کی دنیا بھر کی عورتوں پر تجھے فضیلت بخشی ہے۔

(43) اے مریم! نماز میں قیام لمبا کرو، اپنے رب کے لیے سجدہ کرو اور رکوع کرنے والے نیک بندوں کے ساتھ مل کر رکوع کرو۔

(44) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! زکریا اور مریم علیہما السلام کی یہ مذکورہ بالا خبریں غیب کی ان خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان علماء اور نیکوکاروں کے پاس نہیں تھے جب انھوں نے مریم علیہا السلام کا کفیل اور مربی بننے کے زیادہ حق دار ہونے کے بارے میں آپس میں جھگڑا کیا حتیٰ کہ وہ اس کی خاطر قرعہ ڈالنے کے لیے اپنی قلمیں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو زکریا علیہ السلام کے نام قرعہ نکلا۔

(45) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یاد کریں جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ آپ کو بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوگا۔ وہ صرف اللہ کے کلمہ ''کُنْ'' سے ہوگا۔ اللہ کہے گا: ہو جا تو اس کے حکم سے بیٹا ہو جائے گا۔ اس بیٹے کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ وہ دنیا و آخرت میں عظیم مقام پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء پر نوازشات کہ وہ انھیں برائیوں سے بچاتا اور ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ❀ سیدہ مریم علیہا السلام کی فضیلت کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں (اپنے دور میں) سارے جہان کی عورتوں پر فوقیت دی اور نقائص سے پاک صاف کر کے انھیں مبارک بنایا۔ ❀ جب بندے پر اللہ کے انعامات زیادہ اور عظیم ہوں تو اس کے ذمے اطاعت، رکوع، سجود اور دیگر عبادات کے ذریعے سے شکر بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ ❀ ایسے اختلاف میں قرعہ ڈالنا شرعی طریقہ اور مستحب عمل ہے جس میں کسی کے پاس اپنے حق میں کوئی واضح دلیل نہ ہو اور نہ ہی کوئی قرینہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہو۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ
رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى
بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ
لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ
اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ
بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ
الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ
اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا
بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾

(46) وہ بالکل بچپن میں لوگوں سے باتیں کرے گا جبکہ عام طور پر اس عمر میں بچے باتیں نہیں کرتے اور بھرپور جوانی میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا۔ اور وہ ان سے وہ باتیں کرے گا جس میں ان کے دین و دنیا کی بھلائی ہوگی اور وہ ان نیکوکاروں میں سے ہوگا جو اپنے قول وفعل میں نیک ہوتے ہیں۔

(47) مریم علیہاالسلام نے شوہر کے بغیر بیٹے کی پیدائش پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہوگا جبکہ کوئی مرد حلال یا حرام کسی طریقے سے میرے قریب نہیں آیا؟! فرشتے نے ان سے کہا: جیسے اللہ تعالیٰ آپ کے ہاں بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرے گا، اسی طرح وہ خلافِ عادت اور معمول سے ہٹ کر جو چاہے، پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے: ’’کُنْ‘‘ ......ہو جا......تو وہ ہو جاتا ہے اور کوئی چیز اسے عاجز نہیں کر سکتی۔

(48) اللہ تعالیٰ اسے کتابت اور قول وعمل میں اصابت رائے اور تورات سکھائے گا جو اس نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی اور انجیل سکھائے گا جو عنقریب اس پر نازل فرمائے گا۔

(49) اور اسی طرح اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا کہ وہ ان سے کہے گا: میں تمھاری طرف رسول بن کر آیا ہوں اور تمھارے پاس ایسی نشانیاں لایا ہوں جو میری نبوت کی صداقت کی دلیل ہیں۔ وہ یہ کہ میں مٹی کے مواد سے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے زندہ پرندہ بن جائے گا اور میرے شفایاب کرنے سے پیدائشی اندھا دیکھنے لگے گا اور برص (پھلبہری) کی بیماری میں مبتلا شخص کی جلد دوبارہ ٹھیک ہو جائے گی اور میں فوت شدہ کو زندہ کر دوں گا اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوگا۔ میں تمھیں یہ بھی بتا دوں گا کہ تم اپنے گھروں میں کیا کھاتے ہو اور کیا چھپا کر رکھتے ہو۔ ان عظیم امور میں جن کا میں نے تم سے ذکر کیا، جن پر کوئی انسان قدرت نہیں رکھتا، یقیناً واضح نشانی ہے کہ میں اللہ کی طرف سے تمھارے لیے رسول ہوں، بشرطیکہ تم ایمان لانا چاہو اور واضح دلائل کی تصدیق کرو۔

(50) اور اسی طرح میں اپنے سے پہلے نازل شدہ تورات کی تصدیق کرنے آیا ہوں اور بعض ان چیزوں کو تمھارے لیے حلال کرنے آیا ہوں جو مجھ سے پہلے تم پر حرام کر دی گئی تھیں تاکہ تمھارے لیے آسانی ہو اور تمھارا بوجھ کم ہو اور میں تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے اس بات کی صداقت کی واضح دلیل بھی لایا ہوں جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، لہٰذا اللہ سے اس کے احکام مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہ کر ڈرو۔ اور میں جس طرف تمھیں بلاتا ہوں، اس میں میری اطاعت کرو۔

(51) یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے اور وہ اکیلا ہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس سے ڈرا جائے، لہٰذا اس اکیلے کی عبادت کرو اور جس عبادت اور تقوے کا میں نے تمھیں حکم دیا ہے، وہی سیدھی راہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں۔

(52) پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو علم ہو گیا کہ یہ کفر پر ڈٹے ہوئے ہیں تو انھوں نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا: اللہ کی طرف بلانے میں کون میرا مددگار بنے گا؟ ان کے منتخب پیروکاروں نے کہا: ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی پیروی کی ہے۔ اور اے عیسیٰ! آپ گواہ رہیں کہ ہم اللہ کی توحید اور اطاعت میں اسی کے لیے سرتسلیم خم ہیں۔

(53) اسی طرح حواریوں نے یوں بھی کہا: اے ہمارے رب! جو انجیل تو نے اتاری ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی۔ ہمیں حق کی گواہی دینے والے ان لوگوں کے ساتھ شامل کر لے جو تجھ پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لائے۔

فوائد: ❀ خط کتابت کی فضیلت اور اس کی بلند قدر ومنزلت ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے باقی تمام خوبیوں سے پہلے اس کا ذکر کیا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور اور طریقہ ہے کہ وہ اپنے رسولوں کی ایسے معجزات کے ذریعے سے تائید کرتا ہے جو ان کی صداقت کی دلیل ہوتے ہیں، ایسے معجزے جو عام انسانوں کے بس میں نہیں ہوتے۔ ❀ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لیے تورات کے ان بعض احکام میں آسانیاں پیدا کرنے کے لیے تشریف لائے جن میں ان پر سختی کی گئی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام میں نسخ کا سلسلہ جاری رہا ہے۔

5 ع 13 13

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ
يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ
فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَ
اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ
الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَ
نِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ
عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ
اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

(54) بنی اسرائیل کے کافروں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ خفیہ تدبیر کی اور انھیں ان کی گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی شکل و شباہت کسی دوسرے آدمی پر ڈال دی جسے انھوں نے سولی پر چڑھا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر اپنے دشمنوں کے خلاف سخت تدبیر کرنے والا کوئی نہیں۔ (55) اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی ان کے ساتھ خفیہ تدبیر کی جب اس نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا: اے عیسیٰ! میں تمھیں موت دیے بغیر قبض کرنے والا ہوں، روح و بدن کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمھیں ان لوگوں کی نجاست سے پاک کرنے والا ہوں جنھوں نے تمھارے ساتھ کفر کیا اور ان سے دور کرنے والا ہوں۔ جن لوگوں نے دین حق پر چلنے میں تمھاری پیروی کی ...... اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی شامل ہے ...... انھیں قیامت تک تمھارے منکروں پر دلیل اور عزت کے ساتھ غالب رکھوں گا، پھر قیامت کے دن تم سب کو مجھ اکیلے کی طرف لوٹنا ہے اور میں تمھارے درمیان ان چیزوں کا حق کے ساتھ فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (56) جن لوگوں نے آپ کے ساتھ اور اس حق کے ساتھ جو آپ لائے، کفر کیا تو میں انھیں دنیا میں قتل، قید اور ذلت وغیرہ کا سخت عذاب دوں گا اور آخرت میں آگ کا عذاب دوں گا اور وہاں ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہوں گے جو ان سے یہ عذاب دور کر سکیں۔ (57) اور جو لوگ آپ پر اور اس حق پر ایمان لائے جو آپ ان کے پاس لائے اور انھوں نے نماز، زکاۃ، روزے اور صلہ رحمی وغیرہ جیسے نیک اعمال کیے تو اللہ تعالیٰ انھیں ان کے اعمال کا ثواب کمی کیے بغیر پورا پورا دے گا ...... یہ گفتگو عیسیٰ علیہ السلام کے ان پیروکاروں کے بارے میں ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تھے جنھیں عیسیٰ علیہ السلام نے بذاتِ خود بشارت دی ہے ...... اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور سب سے بڑا ظلم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرنا ہے۔ (58) عیسیٰ علیہ السلام کی جو یہ خبریں ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں، یہ آپ پر نازل ہونے والے کلام کے صحیح ہونے کے واضح دلائل ہیں اور یہ متقین کے لیے ذکر اور نصیحت ہے اور ایسا محکم کلام ہے کہ باطل اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ (59) اللہ تعالیٰ کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی مثال آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کرنے کی طرح ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں صرف اتنا کہا: ''ہو جا'' تو وہ ایسے ہو گئے جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر یہ اس بنا پر عیسیٰ علیہ السلام کو کیسے معبود خیال کرتے ہیں کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے جبکہ یہ آدم علیہ السلام کے بشر ہونے کا خود اقرار کرتے ہیں، حالانکہ وہ ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئے؟ (60) عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دوٹوک اور حق بات وہی ہے جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اتری ہے، اس لیے آپ کو اس حوالے سے کسی شک یا تردد میں پڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ جس حق پر ہیں، اس پر ڈٹ کر ثابت قدم رہیں۔ (61) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کے پاس صحیح معلومات آ چکی ہیں تو اب نجران کے عیسائیوں کے جس وفد نے اس بارے میں آپ سے بحث چھیڑی ہے کہ وہ اللہ کے بندے نہیں تھے، آپ ان سے کہیں: آؤ، ہم اپنے اپنے بیٹوں اور اپنی اپنی عورتوں کو بلا لیں اور خود بھی حاضر ہوں اور سب اکٹھے ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (62) بلاشبہ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہم نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے، وہ یقیناً حق سچ ہے جس میں کسی قسم کی کوئی غلط بیانی یا شک وشبہ نہیں اور اللہ یکتا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں سب پر غالب اور اپنی تدبیر، حکم اور تخلیق میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے دین اور اپنے اولیاء کے خلاف سازش کرنے والوں کو خوب سزا دیتا ہے۔ جیسی سازشیں وہ کرتے ہیں، انھیں ویسی ہی سازشوں کا شکار کر دیتا ہے۔ ❀ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق صحیح عقیدہ جس پر ایمان لانا واجب ہے اس کا تذکرہ ہے، نیز یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ عقیدہ عقل کے مطابق ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق کوئی نیا معاملہ نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ حیران کن تخلیق سیدنا آدم علیہ السلام کی پہلے ہو چکی ہے جن کا باپ تو کجا، ماں بھی نہیں تھی اور سب ان کی بشریت کو تسلیم کرتے ہیں۔

❀ آیت کریمہ میں وارد طریقے کے مطابق دو جھگڑالو فریقوں کے درمیان مباہلہ جائز ہے۔

6 ع 14

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا
اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ
وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰۤاَنْتُمْ
هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ
تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّ
لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا
النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾
وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾

(63) اگر وہ آپ کے لائے ہوئے اس حق سے منہ موڑیں اور آپ کی پیروی نہ کریں تو یہ ان کے فسادی ہونے کی دلیل ہے، اور اللہ تعالیٰ زمین میں فساد پھیلانے والوں کو خوب جانتا ہے اور انھیں اس پر سزا بھی ضرور دے گا۔

(64) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! آؤ ایک حق اور انصاف والی بات پر ہم اکٹھے ہو جاتے ہیں جس میں ہم سب برابر ہیں کہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے سوا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں، خواہ اس کی قدر و منزلت کتنی ہی عظیم اور اس کا مقام و مرتبہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو، اور ہم میں سے کوئی کسی کو رب نہ بنائے کہ اللہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت اور اطاعت کی جائے۔ اگر وہ اس حق اور انصاف والی بات سے منہ پھیر لیں جس کی طرف آپ انھیں بلاتے ہیں تو اے ایمان والو! ان سے کہہ دو: تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے آگے جھکنے والے اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

(65) اے اہلِ کتاب! تم ملتِ ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ یہودی دعویٰ کرتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانی دعویٰ کرتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام عیسائی تھے، حالانکہ تم جانتے ہو کہ یہودیت اور نصرانیت کا ظہور ہی ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے لمبے عرصے بعد ہوا۔ کیا تم اپنی عقلوں سے اپنے ان دعووں کے غلط اور اقوال کے باطل ہونے کا ادراک نہیں رکھتے؟

(66) ہاں، تو اہلِ کتاب! تم نے پہلے تو نبی ﷺ سے اپنے دین اور اپنی طرف نازل ہونے والے کلام کے بارے میں جھگڑا کیا جس کا تھوڑا بہت تمھیں علم تھا۔ اب ایک ایسے معاملے میں تم کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمھیں علم ہی نہیں، یعنی ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دین کے معاملے میں جس کا تمھاری کتابوں میں ذکر تک نہیں اور نہ تمھارے انبیاء علیہم السلام کے صحیفوں میں کوئی ذکر ہے؟ ان امور کے حقائق اور چھپے راز اللہ تعالیٰ جانتا ہے جبکہ تم نہیں جانتے۔

(67) ابراہیم علیہ السلام یہودی مذہب پر تھے نہ عیسائی مذہب پر بلکہ وہ تمام باطل ادیان سے ہٹ کر یکتا اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور وہ مشرکینِ عرب کے گمان کے مطابق، کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے مذہب پر تھے، مشرکین میں سے بھی نہیں تھے۔

(68) ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت رکھنے کے سب لوگوں سے زیادہ حق دار تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے ان کے دور میں ان پر نازل ہونے والے احکام کی پیروی کی۔ اسی طرح یہ نبی محمد رسول اللہ ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے اس امت کے لوگ سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے کا حق رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار اور محافظ ہے۔

(69) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کے علماء تمھیں اس حق سے بھٹکا دینا چاہتے ہیں جس کی اللہ نے تمھیں ہدایت دی ہے۔ وہ کسی کو گمراہ نہیں کرتے مگر اپنے آپ ہی کو کیونکہ ان کی اہلِ ایمان کو گمراہ کرنے کی کوششیں ان کی اپنی گمراہی میں اضافے ہی کا باعث بنتی ہیں اور انھیں اپنے افعال کے انجام کا علم ہی نہیں۔

(70) اے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ! تم ان آیات کا انکار کیوں کرتے ہو جو محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے بارے میں تم پر نازل کی گئیں، حالانکہ تم اس بات کے گواہ ہو کہ یہی وہ حق ہے جس پر تمھاری کتابیں بھی دلالت کرتی ہیں۔

فوائد: ❀ تمام آسمانی مذاہب ایک عادلانہ کلمے پر متفق ہیں اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور شرک سے انکار۔

❀ علم تاریخ کی اہمیت، کیونکہ بعض اوقات تاریخی حقائق ایسی مضبوط دلیل ہوتے ہیں جس سے باطل پرستوں کے دعوے کی تردید ہوتی ہے۔

❀ لوگوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ تعلق اس کا ہے جو ان کے دین اور عقیدے پر ہو۔ ان کے عقیدے اور دین کی مخالفت کے ساتھ محض ان سے خالی نسبت کا دعویٰ بے سود ہے۔

❀ یہ آیات اہلِ کتاب کے کافروں کی اس حرص پر دلالت کرتی ہیں جو ان کے دلوں میں حسد کی وجہ سے اس امت کے مومنوں کو گمراہ کرنے کے لیے پائی جاتی ہے۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ
اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى
هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ
عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ
بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا
يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰي مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾

ع 7/8 15

(71) اے اہلِ کتاب! تم اپنی کتابوں میں نازل ہونے والے حق کو اپنے خودساختہ باطل سے خلط ملط کیوں کرتے ہو اور اس حق و ہدایت کو کیوں چھپاتے ہو جو تمھاری کتابوں میں ہے؟ اسی میں سے محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت ہے، حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ حق و ہدایت کیا ہے اور باطل اور گمراہی کیا ہے؟

(72) بعض علمائے یہود نے آپس میں کہا کہ مومنوں پر نازل ہونے والے قرآن پر دن کے آغاز میں دکھاوے کے لیے بظاہر ایمان لاؤ اور شام کو اس کا انکار کر دو تاکہ تمھارے ایمان کے بعد کفر کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنے دین میں شک ہونے لگے اور وہ یہ کہہ کر اس سے پلٹ آئیں کہ وہ اللہ کی کتابوں کو ہم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور وہ قبول کر کے اسے چھوڑ گئے ہیں۔

(73) انھوں نے یہ بھی کہا: تم صرف اس کی تصدیق کرو اور اس کی پیروی کرو جو تمھارے دین کا پیروکار ہو۔ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ حق کی طرف ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے، نہ کہ وہ جھوٹ اور عناد ہدایت ہے جس پر تم گامزن ہو۔ تمھیں ڈر ہے کہ تمھاری طرح کسی کو فضیلت نہ مل جائے یا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ اگر مسلمانوں پر نازل ہونے والے قرآن کا اقرار کر لیا تو وہ تمھارے رب کے ہاں اسے بطور دلیل پیش کریں گے۔ اے رسول! آپ کہہ دیں: بے شک فضیلت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، وہ اپنے جس بندے کو چاہے، عطا کرے۔ اس کا فضل کسی ایک امت کے ساتھ خاص نہیں اور اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا ہے اور خوب جاننے والا ہے کہ کون اس کے فضل کا مستحق ہے۔

(74) وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے تو اسے ہدایت، نبوت اور مختلف انعامات سے نوازتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے جس کے فضل کی کوئی حد نہیں۔

(75) اہلِ کتاب میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر آپ بہت زیادہ مال بھی اس کے پاس امانت رکھیں تو وہ آپ کی امانت لوٹا دے گا اور ان میں سے کوئی ایسا ہے کہ اگر آپ تھوڑا سا مال بھی اسے بطور امانت دیں تو بھی آپ کی امانت واپس نہیں کرے گا، الّا یہ کہ آپ اس کے سر چڑھ کر بار بار تقاضا اور مطالبہ کریں۔ اس کی وجہ ان کا یہ قول اور باطل خیال ہے کہ ہمیں عربوں (کو قتل کرنے) میں اور ان کا مال کھانے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ اسے اللہ نے ہمارے لیے جائز اور حلال قرار دیا ہے، حالانکہ وہ جانتے بوجھتے اللہ تعالیٰ پر یہ جھوٹ باندھتے ہیں۔

(76) معاملہ ایسے نہیں جیسے ان کا گمان ہے بلکہ یہ گناہ کا کام ہے، البتہ جس نے اللہ سے کیا ہوا عہد و پیمان پورا کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اور لوگوں سے کیے ہوئے وعدے بھی پورے کیے اور امانت ادا کی، اللہ کے حکموں کو بجا لا کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر تقویٰ اختیار کیا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور انھیں ضرور اس پر نہایت باعزت بدلہ دے گا۔

(77) اللہ تعالیٰ نے کتاب میں جو حق نازل فرمایا اور جس حق کے ساتھ اس نے اپنے رسولوں کو بھیجا ہے، اس کی اتباع کے متعلق جو لوگ اللہ کے تاکیدی حکم کو بدل دیتے ہیں اور وہ ان پختہ قسموں کو دنیا کے معمولی فائدے کے حصول کی خاطر توڑ دیتے ہیں جنھیں پورا کرنے کا انھوں نے اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کیا ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے آخرت کے ثواب کا کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا کلام کرے گا جس سے انھیں خوشی ہو اور نہ قیامت کے دن انھیں نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انھیں کفر اور گناہوں کی گندگی سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

فوائد: ❀ اہلِ کتاب کے کئی علماء اپنے مذہب کے پیروکاروں کو دھوکا دیتے ہیں اور ان کی کتابوں میں جو حق بیان ہوا ہے اور جو کچھ ان کے رسول لائے ہیں، اس سے انھیں آگاہ نہیں کرتے۔

❀ کفار کا ایک طریقۂ واردات یہ ہے کہ بظاہر اسلام قبول کر کے اندر سے اس میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں۔

❀ اللہ تعالیٰ ہی بے حد عطا کرنے والا اور فضل واحسان والا ہے۔ وہ اپنے فضل سے اسے نوازتا ہے جسے چاہتا ہے اور اپنے عدل اور اپنی حکمت سے جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے اور اس کا فضل اس کی اطاعت کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے وفائے عہد کی دنیا میں کوئی چیز متبادل نہیں بن سکتی، خواہ وہ کتنی ہی بڑی اور زیادہ کیوں نہ ہو، کیونکہ آخرت کے ثواب اور وہاں کے درجات کے مقابلے میں وہ پھر بھی انتہائی کم اور حقیر ہے۔

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۸ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝۷۹ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا
الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ
8 ع 16 اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۸۰ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ
اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۱ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝۸۲ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۸۳

(78) یہود میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اپنی زبانوں کو ہیر پھیر کر کے مروڑتے ہیں اور ایسی چیزیں ذکر کرتے ہیں جو اللہ کی نازل کی ہوئی تورات کا حصہ نہیں تاکہ تم سمجھو وہ تورات میں سے پڑھ رہے ہیں، حالانکہ وہ تورات نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ پر باندھا ہوا ان کا جھوٹ اور بہتان ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہم جو قراءت کرتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا۔ وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں کی طرف جھوٹ منسوب کر رہے ہیں۔

(79) کسی بشر کے یہ لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کتاب نازل کر کے اسے دے اور علم وفہم عطا کر کے اسے نبوت کے مقام پر فائز کرے، پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو ان سے کہے گا: تم عالم باعمل، لوگوں کے مربّی اور ان کے اموری اصلاح کرنے والے بنو کیونکہ تم لوگوں کو نازل ہونے والی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اسے یاد کر کے، نیز سمجھ کر پڑھتے پڑھاتے ہو۔

(80) اسی طرح یہ بھی اس کے شایانِ شان نہیں کہ وہ تمھیں حکم دے کہ اللہ کو چھوڑ کر تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنا کر ان کی عبادت کرو۔ کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کا حکم دے؟

(81) اے رسول (ﷺ)! یاد کریں جب اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں سے یہ کہہ کر پختہ عہد لیا کہ میں تم پر کوئی بھی کتاب نازل کروں اور تمھیں حکمت و دانائی کی تعلیم دوں اور تم میں سے کوئی جتنا چاہے بلند مقام و مرتبے پر پہنچ جائے، پھر تمھارے پاس میری طرف سے رسول، یعنی محمد (ﷺ) آ جائیں جو تمھارے پاس موجود کتاب وحکمت کی تصدیق کریں تو تمھیں ضرور ان کے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لانا ہوگا اور ان کے پیروکار بن کر ان کی مدد کرنا ہوگی، لہٰذا اے انبیاء کی جماعت! کیا تم یہ اقرار اور میرے اس پختہ عہد کو نبھانے کا وعدہ کرتے ہو؟ اس پر انھوں نے جواب دیا: ہم نے اس کا اقرار کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے آپ پر اور اپنی امتوں پر گواہ رہنا اور میں بھی تم پر اور تمھاری امتوں پر گواہ رہوں گا۔

(82) پھر جس نے اس پختہ عہد سے اللہ اور اس کے رسولوں کی گواہی کے بعد منہ موڑا تو وہ لوگ اللہ کے دین اور اس کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

(83) کیا اللہ کی اطاعت اور اس کے دین سے خارج ہو جانے والے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے لیے پسند کردہ دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اسی کی مطیع و فرمانبردار اور سب اس کے سامنے بے بس ہیں، جن میں سے بعض دلی خوشی سے، جیسے اہلِ ایمان، اور بعض نہ چاہتے ہوئے، جیسے کافر اس کے سامنے لاچار ہیں۔ پھر قیامت کے دن حساب کتاب اور بدلے کے لیے تمام مخلوقات اللہ ہی کی طرف لوٹائی جائیں گی۔

فوائد: ❀ علمائے یہود گمراہ ہیں، نیز وہ اللہ کے کلام میں تحریف کرتے ہوئے مکر وفریب کا سہارا لیتے ہیں، نیز وہ اپنی تحریف شدہ باتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے عوام الناس کے سامنے جھوٹ بولتے ہیں۔

❀ ہر وہ شخص جو دعویٰ کرتا ہے کہ وہ انبیاء میں سے کسی نبی کا پیروکار ہے جبکہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے عہد کو توڑنے والا ہے۔

❀ لوگوں میں بلند مقام و مرتبہ والے علمائے ربانی وہ ہیں جو علم وعمل کے یکساں پیکر ہیں اور لوگوں کی بھی اسی نہج پر تربیت کرتے ہیں۔

❀ سب سے بڑی گمراہی اس اللہ تعالیٰ کے دین سے منہ موڑنا ہے جس کے سامنے تمام مخلوقات کے اچھے برے لوگ سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ
عِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ ۙ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾ ۙ
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ
مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾ ع

9 ع 11 17

(84) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: ہم اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر ایمان لائے ہیں اور جس کا اس نے ہمیں حکم دیا، اسے بجالائے ہیں اور جو وحی اس نے ہم پر نازل کی ہے، اس پر ایمان لائے ہیں اور جو اس نے سیدنا ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام پر اتارا، آل یعقوب میں آنے والے نبیوں پر نازل کیا اور جو موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو ان کے رب کی طرف سے کتابیں اور معجزے دیے گئے، ان پر بھی ایمان لائے ہیں۔ ہم ان میں فرق نہیں کرتے کہ بعض پر ایمان لائیں اور بعض کے ساتھ کفر کریں اور ہم اکیلے اللہ کے فرمانبردار اور خود کو اس کے سپرد کرنے والے ہیں۔

(85) جو شخص اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین، یعنی دینِ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے یہ ہرگز قبول نہ کرے گا اور آخرت میں وہ ان گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا جنھوں نے خود کو جہنم میں داخل کرنے کا سامان بنایا۔

(86) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی ذات اور اپنے رسول پر ایمان کی توفیق کیسے دے جنھوں نے اللہ پر ایمان لانے اور اس بات کی گواہی دینے کے بعد کفر کیا کہ جو کچھ محمد رسول اللہ ﷺ لائے ہیں، وہ حق ہے اور اس کے صحیح ہونے کے واضح دلائل بھی ان کے پاس آچکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو اپنی ذات پر ایمان لانے کی توفیق نہیں دیتا جنھوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی کو پسند کیا ہو۔

(87) باطل کو پسند کرنے والے ان ظالموں کی سزا یہی ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے اور دھتکارے ہوئے ہیں۔

(88) وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ وہ اس سے نکل پائیں گے نہ ان سے جہنم کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی کہ وہ توبہ اور معذرت کر لیں۔

(89) ہاں، وہ لوگ جو اپنے کفر و ظلم کے بعد دنیا ہی میں اللہ کی طرف پلٹ آئے اور انھوں نے اپنے عملوں کی اصلاح کر لی تو اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(90) جن لوگوں نے ایمان کے بعد کفر کیا اور موت تک کفر پر قائم و دائم رہے تو موت کا ہاتھ پڑنے کے بعد ان کی توبہ قبول نہ ہوگی کیونکہ اب اس کا وقت گزر چکا ہوگا اور یہی لوگ اللہ تعالیٰ تک لے جانے والی سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

(91) بلاشبہ جن لوگوں نے کفر کیا اور حالتِ کفر ہی میں مرگئے تو وہ اگر آگ سے آزادی کے لیے زمین کے وزن کے برابر سونا دیں گے تو بھی قبول نہ ہوگا۔ انھی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور قیامت کے دن ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو ان سے عذاب ہٹا سکیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں اور ان پر نازل کی گئی تمام کتابوں پر بلاتفریق ایمان لانا واجب ہے۔

❀ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی سے کوئی دین قبول نہیں کرے گا، خواہ وہ کوئی بھی دین ہو۔

❀ جو گمراہی پر اصرار کرے اور اس پر ڈٹ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے یہ سزا دیتا ہے کہ اس سے توبہ اور ہدایت کی توفیق چھین لیتا ہے۔

❀ جب تک موت نہیں آتی، یا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا، بندے کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ نزع کے وقت اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوگی۔

❀ قیامت کے روز انسان کو اس کے نیک اعمال ہی آگ کے عذاب سے بچائیں گے، رہا مال تو اگر وہ زمین بھر ہوگا تو بھی کچھ فائدہ نہ دے گا۔